حضرت علیؑ اور جمہوری خلافت

حکیم الامت علامۂ ہندی سید احمد نقوی طاب ثراہ

حضرت علیؑ کی حُسنِ تدبیر

حجاز کے جنگجو جاہل عرب اور خودغرض وطماع، حریص، کنگال، کینہ ور، بے امنی کی زندگی بسر کرنے والے ایسے نہ تھے جو چند روزہ تعلیم رسولؐ سے متمدن ومہذب ہوجاتے۔ یہ صفات عرب کو بطور توارث عمرانی (Social Heredity) ملے تھے جس کے دور ہونے کے لئے بہت بڑے زمانے کی مہلت درکار تھی۔ اسی لئے تو رسولؐ کی آنکھ بند ہوتے ہی اس قوم کی فطری ذہنیت عود کر آئی تھی۔ رسولؐ کی اعلیٰ تعلیم کا اثر اگر کچھ ان میں ہوتا تو لاشہ رسولؐ کا بے گور وکفن نہ پڑا رہتا۔ کم از کم مدینہ کے قرب وجوار کے لوگ رسولؐ کے جنازے کے ساتھ ہوتے، دھوم سے رسولؐ اسلام کا جنازہ اٹھتا۔ طرہ تو یہ ہے کہ خود اصحاب رسولؐ شریک دفن نہ تھے، خلافت سازی کی دھن میں لگے ہوئے تھے۔ دفن رسولؐ سے خلافت اگر اہم تر تھی تو علیؑ وبنی ہاشم نے اسی اہمیت کو کیوں نظرانداز کیا۔ اصحاب رسول نے علیؑ وبنی ہاشم کو کیوں نہ مجبور کیا کہ پہلے مسئلہ خلافت کی اہمیت کو مل جل کر طے کریں، پھر دفن رسولؐ مل جل کر ہو۔ یہی تو تیسرے خلیفہ کے ساتھ سب نے کیا۔ نہ کسی نے غسل دیا، نہ کفن، نہ نماز جنازہ پڑھی، نہ دفن کیا۔ تاریخ بتادے کس دھوم سے تیسرے خلیفہ کا جنازہ اٹھایا؟ اس وقت بلوائیان مصر کا بہانہ تھا۔ ایک ہزار بلوائیوں کے مقابلے میں ہزاروں مدینہ کے بسنے والے چوڑیاں پہنے گھروں میں بیٹھے رہے اور تین روز تک خلیفہ عثمان کی لاش پڑی رہنے دی! اگر خلافت کو اتنی اہمیت تھی کہ رسولؐ بے گوروکفن پڑا رہے اور خلافت سازی پہلے ہوجاوے، تو یہ اہمیت خلیفہ عثمان کے وقت کیوں جاتی رہی؟ سات روز تک امت بے خلیفہ رہی۔ ساری ہائے واویلا خلافت علیؑ کے بعد ہوئی۔ لاش عثمان پر کون رونے آیا؟ یہ سب تاریخ کے کھلے واقعات ہیں۔ دھاندلی جو چاہے کرو۔ کتاب خدا جلائی گئی۔ صحبت رسولؐ کی یہی عزت تھی کہ آپس میں جوتی پیزار، ردو قدح، مار پیٹ کے مظاہرے شروع ہوگئے۔ کسی صحابی کی زدوکوب سے پسلیاں توڑ دی گئیں، کسی صحابی کو اتنا پیٹا کہ مرض فتق ہوگیا، کوئی شہر بدر کیا گیا اور کسی صحابی کی مونچھیں اُکھیڑی گئیں، کسی کو دھوکے سے شب کو قبیلہ والوں نے بے خبری میں قتل کیا، اور اسی شب اس کی بی بی سے اس کے شوہر کی پھڑکتی ہوئی لاش کے سامنے بجبر زنا کیا گیا۔ عترت رسولؐ کا یہ پاس کیا کہ سیدہؑ کے گھر جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کی گئیں، دروازہ رسولؐ زادی پر اس طرح سے ڈھکیلا کہ شکم میں جناب محسن کی شہادت ہوئی۔ علیؑ کی گردن میں رسن ڈالی گئی، خمس حق اولاد ورسول بند کیا گیا، باغ فدک چھین کر اولاد رسولؐ کو فاقہ کشی میں مبتلا کردیا۔ تاریخیں ایسے واقعات سے بھری پڑی ہیں۔ اس

آپادھاپی اور ہڑبونگ میں جب کہ ملک میں مارشل لا جاری ہو، رسولؐ کے پروگرام کا پورا کرنے والا، رسول مشن کا چلانے والا رسہ کشی و جنگ میں مبتلا ہوتا تو خود کو قتل کراتا اور منافقت کے سیلاب میں بے مزاحمت وروک ٹوک ارتداد کا باعث ہوتا اور آواز حق بلند کرنے والا بھی نہ رہتا۔

علیؑ نے وہی کیا جو غار حرا کے بیٹھنے والے نے کیا:
خاموش مقابلہ: ترک موالات کے ساتھ دین حق کی خاموش تبلیغ۔ ابتدائے رسالت میں جیسے رسولؐ کے لئے شعب ابی طالب کی قید تھی ایسی ہی علیؑ گھر میں مقید دین حق کی تبلیغ کرتے رہے۔

اسلامی رواداری

علیؑ نے تینوں خلافتوں میں اپنے دشمنوں سے ان کی بھلائی کے موقع پر شرکت واعانت میں دریغ نہیں کی اور عملی اسلامی رواداری کا ثبوت دیا، ان کی مخالفانہ رفتار سے الگ رہے۔ یہ اس بات کی تعلیم تھی کہ جب دشمنوں میں گھر جاؤ، مقاصد واصول کی تبلیغ دشوار ہو، اس وقت بہترین طریقہ تبلیغ یہی ہے کہ اچھائیوں میں تائید وشرکت کرو اور برائی میں عدم تعاون کرو۔

جمہوریت واسلام

جمہوریت کو اسلام سے دور کا بھی لگاؤ نہیں ہے۔
کیا کوئی نبی جمہور کے ووٹ سے منتخب ہوا؟ خود رسولؐ کیا جمہور کے ووٹ سے منتخب ہوئے؟ دعوت ذوالعشیرہ میں رسولؐ کا کس نے ساتھ دیا بجز جناب خدیجہ اور علیؑ مرتضیٰ؟ کس نے سب سے پہلے نماز پڑھی؟ رسولؐ نے کس قول وفعل سے جمہوریت کی تائید کی؟ منسوب کردہ احادیث وآیات کا جواب ہماری کتاب ''جمہوریت واسلام'' میں دیکھو۔ رسولؐ تو جمہوریت مٹانے آئے تھے۔ ''قصی'' نے قریشی کانگریس کی بنیاد ڈالی اور اسی سے اُن کو شہرت ہوئی، کیوں کہ وہ امن وامان کے ضامن تھے۔ اس وقت سردار ورئیس ووٹ اور عرب کی کثرت رائے سے منتخب ہوتا تھا۔[1]

رسولؐ نے اس جمہوریت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور اپنی ذات کو رائے عامہ کے خلاف پیش کیا۔ جمہوریت ایسی خطرناک شئے تھی جس سے ارسطو جیسی ہستی نے کانوں پر ہاتھ دھرے اور کہا: ''میرے خیال میں شخصی حکومت جمہوری حکومت سے بہتر ہے بشرطیکہ بادشاہ عادل ہو، نیک منش، بردبار اور نفسانی خواہشات سے پاک ہو۔'' خود ''خضری'' نے اعتراف کیا ہے کہ سب سے اچھا طریقہ یہی تھا کہ خلیفہ اپنے مرنے سے پہلے ولی عہد مقرر کرے، کیوں کہ یہ اس اختلاف کو دور کرے گا جو منتخب شدہ امام کی خودروی سے امت کے لئے تباہ کن ہوگا۔

سقیفہ میں اصحاب کا اجتماع ہو کر ووٹنگ ہوتی ہے۔ علیؑ اور اتباع علیؑ خاموش گھر میں بیٹھتے ہیں اور علانیہ دربار خلافتی میں جمہوریت کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔ ہرسہ خلافتوں میں ان کے احتجاجات تاریخوں میں دیکھو۔ عہد قبل از اسلام کی مردہ تاریخ کی پیروی کرنے والوں سے ہمیشہ مقاطعہ کیا۔ گردن میں رسی بندھوائی، قتل کی اور گھر جلنے کی دھمکیاں سہیں، اموال کی ضبطی ہوئی، لیکن اس جمہوریت کی

---

(۱) تاریخ خضری مولفہ ڈائرکٹر مصر یونیورسٹی

تائیدنہ کی۔ یہی حال ان کی اولاد کا رہا۔ تاریخ کے نہ بھولنے والے مظالم سب جھیلے، لیکن جمہوریت سے تعاون نہ کرنا تھا، نہ کیا۔

جمہوریت کے نقائص

ہماری کتاب ''جمہوریت و اسلام'' میں مفصل بحث موجود ہے لیکن اجمالاً یہ ہے کہ ''ووٹنگ میں ہمیشہ دیکھا جاتا ہے کہ روز تمام عالم کی جمہوریتوں میں تجربہ اور مشاہدہ گواہ ہے کہ ووٹ انھیں لوگوں کو ملتے ہیں جو رائے عامہ کو زرپاشی، مکاری، دھوکہ دہی، حلقۂ احباب کی وسعت، چالبازی، چرب زبانی پر زور و پروپگنڈے سے مسخر کرسکے۔ آج یوروپ و امریکہ بلکہ دنیا بھر کا گوشہ گوشہ کھلی ہوئی مثالیں ہیں جو تفرق و انتشار و پارٹی بازی اور اکثر جرائم کی بنیاد ہیں۔ جذبات انتقامی کو کہیں بھڑکاتے، کہیں غلط الزامات واتہامات لگا کر طرف مقابل کی ہردل عزیزی کو مٹاتے ہیں۔ ایسی جمہوریت کو استحقاق وقابلیت وحق پرستی سے دور کا بھی لگاؤ نہیں ہوتا ہے۔ اسلام جو حق پرستی، تبلیغ حق وصداقت ورواداری، محبت واخلاص کے لئے آیا تھا، اس میں ایسی گندہ چیز کی کہاں گنجائش تھی؟ جمہوریت بھی شہنشاہیت واقتدار کا نام ہے جو شخصیت سے بدرجہا زائد مکار اور خودغرضوں، اقتدار پرستوں کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اسلام تو شہنشاہیت وغلط مادی اقتدار کا دشمن ہے، پھر جمہوریت کی کب تائید کرسکتا ہے؟

خلافت رسول میں کیا ہوا؟ تیم وعدی، بنی امیہ کی بنی ہاشم سے دیرینہ عداوتیں اور باہمی اتحاد نے بنی ہاشم کو ہمیشہ کے لئے شکست دی۔ سقیفہ ہی میں بنی ہاشم کو دودھ کی مکھی کی طرح نکال پھینکا۔ کوئی بتادے سقیفہ میں جو جمہوریت قائم کی جارہی تھی اس میں کتنے بنی ہاشم تھے، بنی عباس کا کون نمائندہ تھا، بنی امیہ کا سب سے بڑا نمائیدہ ابوسفیان کب شریک تھا، بیرونجات کے عرب کا کون نمائندہ تھا؟ زیاد بن لبید حاکم حضرموت کے دربار کی گفتگو تاریخوں میں پڑھو۔ حارث بن سراقہ، اشعث بن قیس کندی، حارث بن معاویہ، عرفجہ بن عبداللہ کی بحثیں خلافت سے انکار پر دیکھو، کندہ پارٹی کی سول نافرمانی کو دیکھو۔ کیا اس کا نام جمہوریت ہے؟

جناب ابوبکر وعمر سے حضرت علیؑ کا فرمانا کہ تم نے خلافت حاصل کرنے میں بڑی جلدی کی۔[1] اس کا کھلا ہوا کیا مطلب تھا؟ اس ووٹنگ میں دوا دوش و پروپگنڈہ کتنا ہوا تھا؟ بعد وفات جناب عمر مجلس شوریٰ کی ہیئت ترکیبی کن ممبروں سے ہوئی تھی اور ان ممبروں کو بجز شخصی انتخاب کے رائے عامہ سے کب منتخب کیا تھا؟ سب ممبر نامزدگی حکومت سے معین ہوئے تھے۔ علیؑ کا نام مصلحت سے رکھا تھا تاکہ کثرت رائے سے شکست ہونا تو لازمی ہے، پھر ایک مخالف جمہوریت کو کیوں موقع احتجاج کا دیں۔ علیؑ کو اپنے نام سے اختلاف کا چارہ نہ تھا۔ متفقہ طور پر شہرت دی جاتی کہ علیؑ اپنی خلافت سے دست بردار ہوچکے، وہ کوئی حق خلافت نہیں رکھتے، نہ دعوے دار ہیں، وہ باوجود انتخاب خلیفہ ثانی

---

(۱) کتاب الامامۃ والسیاسۃ

انکار کررہے ہیں۔ تاریخوں میں دیکھو عبدالرحمن بن عوف صدر کمیٹی شوریٰ مدینہ میں لشکری سرداروں اور اپنے رفیقوں سے ملاقات کرکے پروپگنڈا کرتے رہے کہ جناب عثمان کو ووٹ دیا جاوے۔ کیا علیؑ مدینہ میں رہتے ہوئے، اس پروپگنڈے سے بےخبر تھے۔ عبدالرحمن نے ابن زبیر سے کہا کہ عبدمناف کے گھرانے میں خلافت نہ جانے پاوے، انھوں نے کہا کہ میرا ووٹ علیؑ کے لئے ہوگا۔ سعد سے کہا کہ ہم تم عزیز ہیں اس لئے ووٹ ہم کو دینا، انھوں نے منظور کرلیا۔[۱] اسی سازش سے اس وقت بھی علیؑ محروم رہے۔

علیؑ پر خلافتی پہرے

امام شعبی ناقل ہیں کہ جناب عمر نے قریش کو مدینہ میں نظر بند کردیا تھا جس سے قریش کی جان پر آ بنی تھی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے امت کے لئے سب سے زائد جس خطرے کا اندیشہ ہے، وہ تم لوگوں کا دوسرے شہروں میں منتشر ہونا ہے۔ ایک شخص قریش میں کا (غالباً حضرت علیؑ) نے کسی جنگ میں شرکت کی اجازت چاہی تو جناب عمر نے فرمایا: ''رسولؐ اللہ کی ہمراہی میں تم نے جو جنگیں کی ہیں وہ بہت کافی ہیں، اس میں بہتری ہے کہ نہ تم دنیا کو دیکھو، نہ دنیا تم کو دیکھے۔ یہ پالیسی حضرت عمر کی صرف قریشی مہاجروں کے ساتھ تھی، اہل مکہ وغیرہ اس سے مستثنیٰ تھے۔[۲]

(۱) تاریخ خضری (۲) نہج البلاغہ ابن ابی الحدید، تاریخ کامل، ج ۷

سیاست علوی پر غلط الزام

کہنے والے کہتے ہیں کہ علیؑ سیاست داں نہ تھے، ان کے عہد میں نامنی (بدامنی) رہی۔ معترض کو تاریخ کی روشنی میں اس اعتراض کی حقیقت کو دیکھنا چاہئے۔ کسی شخص کی سیاست پر بحث کرنے سے پہلے اس کے ماحول پر نظر چاہئے۔ سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں اختلاف علیؑ کے عہد میں ہوا ہوتا، تو اس کی ذمہ داری علیؑ پر عائد ہوتی۔ خلافت علیؑ سے بہت پیشتر زوروں پر اختلاف موجود تھا۔ پھر علیؑ غیر سیاسی نہیں ہیں، بلکہ وہ ہستیاں غیر سیاسی ہیں جن کے عہد حکومت میں زمانۂ جاہلیت کے دبے ہوئے فتنے جاگے۔[۱] خود جناب ابوبکر کا خلیفہ ہونا تو اتحاد کو قائم نہ رکھ سکا، خود وہ اور ان کے جانشین لوگوں میں یک جہتی پیدا نہ کرسکے۔[۲] جب کہ لوگوں کے دلوں میں نبوت کی دہشت اور سچا تدین باقی تھا اُسی وقت حضرت علیؑ خلیفہ ہوجاتے، تو آپ کی حکومت وسیاست کہیں بہتر واعلیٰ ہوتی۔[۳] خلافت اولیٰ ہی کے وقت سے صوبوں کی گورنریاں ایسوں کے ہاتھوں میں پڑگئیں جو خودغرض ناخداترس، عیش پسند ظالم تھے۔ رعایا نے بھی وہی رنگ اختیار کرلیا تھا۔ جناب عثمان کے عہد کی نامنی وپرآشوبی کی تو کوئی حد ہی نہ رہی تھی جو ان کے قتل کا باعث بنی۔ حضرت علیؑ کو تو وہی ماحول ملا جس میں خلافت ثالثہ کی شعلہ ور آگ داخلہ کو جلا چکی تھی۔ ❁❁❁

(۱) خضر اوی (۲) کارلائل کی کتاب اینڈ اولس آف سوپٹیپیا (۳) جرجی زیدان مورخ مسیحی